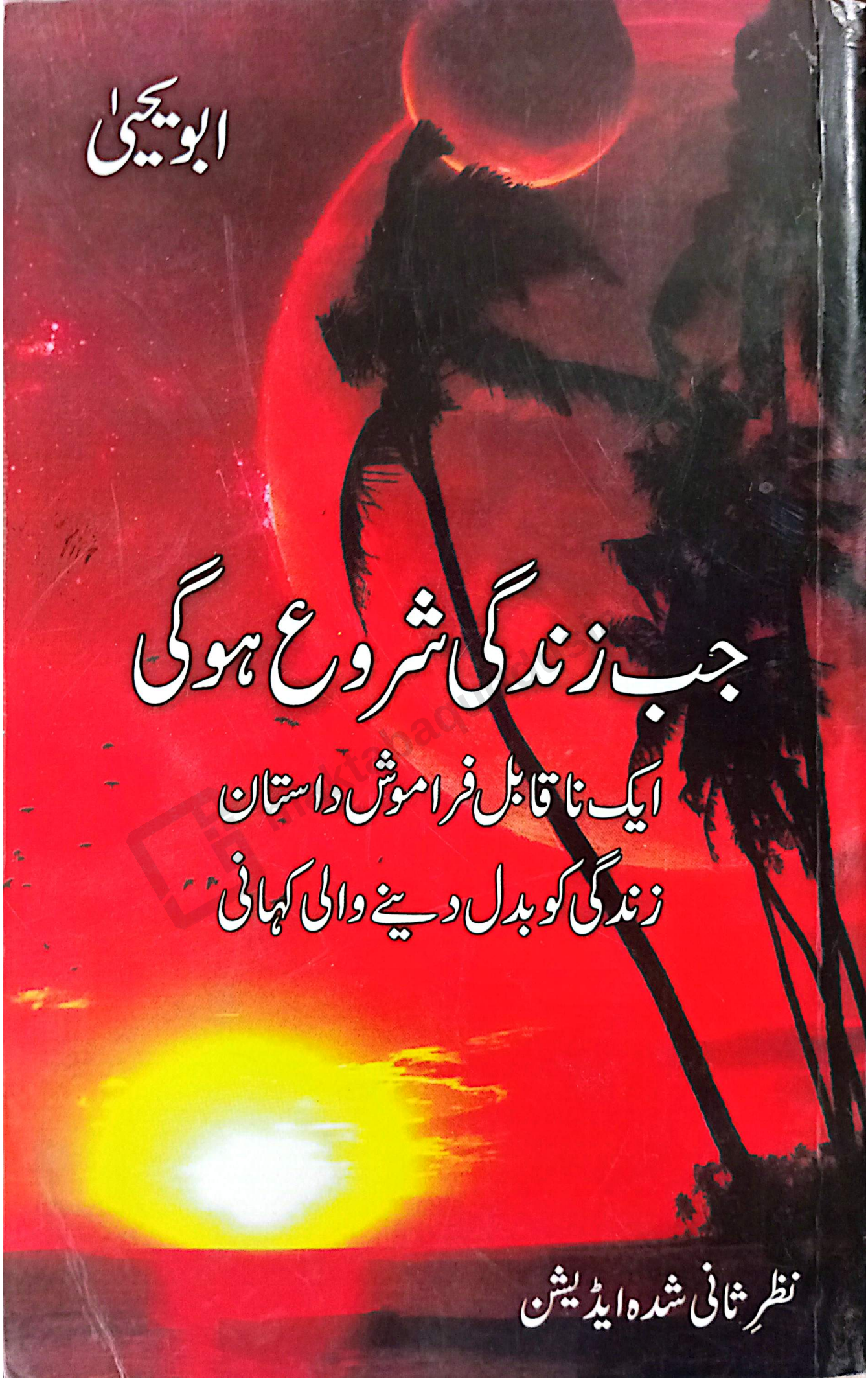

ابو یحییٰ
جب زندگی شروع ہو گی
ایک ناقابل فراموش داستان
زندگی کو بدل دینے والی کہانی
نظرِ ثانی شدہ ایڈیشن

جب زندگی شروع ہوگی

ایک ناقابل فراموش داستان

زندگی کو بدل دینے والی کہانی

(نظر ثانی شدہ ایڈیشن)

نئے اضافہ جات کے ساتھ

ابو یحییٰ

انذار پبلیشرز

A Non-Profit Organization

maktabaquranusia.com

فہرست ابواب

دیباچہ نظر ثانی شدہ ایڈیشن	6
کچھ وضاحتیں کچھ معذرتیں	7
روز قیامت	12
عرش کے سائے میں	29
میدان حشر	42
نامہ	64
دو سہیلیاں	83
آج بادشاہی کس کی ہے؟	99
حضرت عیسیٰ کی گواہی	112
حوض کوثر	130
قوم نوح اور دین کو بدلنے والے	145
حساب کتاب اور اہل جہنم	158
آخر کار	180
بنی اسرائیل اور مسلمان	194
ابدی انجام کی طرف روانگی	211
جنت کی بادشاہی میں داخلہ	223
جب زندگی شروع ہوگی	247

maktabaqudlusia.com

CamScanner

دیباچہ نظر ثانی شدہ اشاعت

میں نہیں چاہتا کہ قارئین اور اس کتاب کے درمیان رکاوٹ بنوں جو بہت سے لوگوں کی زندگیاں بدل چکی ہے۔ لیکن ایک دو گزارشات نظر ثانی کے حوالے سے عرض کرنی ہیں۔ پہلی یہ کہ کتاب پر نظر ثانی کے دوران میں متعدد چھوٹی بڑی تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ ان میں سب سے اہم ناول کا اختتام ہے۔ اس کی وجہ بعض قارئین کی یہ رائے تھی کہ سابقہ اختتام پر ان کے یقین کی کیفیت قدرے کم ہوئی ہے۔ جبکہ میرا بنیادی مقصد ہی آخرت پر یقین پیدا کرنا تھا۔ نئے اختتام میں انشاء اللہ یقین کی یہ کیفیت برقرار رہے گی۔ جبکہ دوسرا سبب یہ ہے کہ ناول کا اگلا حصہ (Sequel) ''قسم اُس وقت کی'' لکھنا میرے پیش نظر ہے۔ یہ اختتام اس پہلو سے بھی مددگار ثابت ہوگا۔

قارئین بہت سے سوالات پوچھتے رہے ہیں۔ اس حوالے سے ایک مفصل تحریر لکھ کر ناول کی ویب سائٹ inzaar.org پر اپ لوڈ کر دی گئی ہے۔ اسی طرح نظر ثانی شدہ ایڈیشن کا تفصیلی دیباچہ بھی قارئین وہیں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ کتاب میں ان چیزوں کو شامل نہ کرنے کی وجہ ناول کی ضخامت اور نتیجتاً قیمت کو اس ہوشربا مہنگائی کے دور میں بڑھنے سے روکنا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری خطاؤں کو درگزر کرتے ہوئے اس کاوش کو قبول فرمائے، آمین۔

ابو یحییٰ

یوم العرفہ، 1432ھ بمطابق 6 نومبر 2011

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کچھ وضاحتیں کچھ معذرتیں

والٹیئر(1694–1778) کا شمار یورپ کے دورِ روشن خیالی کے ان اہم ترین لوگوں میں ہوتا ہے جن کے افکار و خیالات پر مغربی تہذیب کی موجودہ عمارت کی بنیادیں قائم ہیں۔ والٹیئر کے زمانے میں پرتگال کے شہر لزبن میں ایک زلزلہ آیا جس کے ساتھ آنے والے سونامی طوفان اور پھر شہر میں پھیلنے والی آگ نے قیامت مچادی۔ لاکھوں کی آبادی کا شہر مکمل طور پر تباہ ہوگیا۔ اس سانحے نے یورپ بھر کو ہلا کر رکھ دیا۔ نہ صرف سیاسی، معاشی اور معاشرتی سطحوں بلکہ فلسفہ و افکار کی دنیا پر بھی اس تباہی کے زبردست اثرات ہوئے۔ روایتی مذہبی قیادت نے حسب عادت اسے خدا کا عذاب قرار دیا۔ مگر اب زمانہ بدل رہا تھا۔ چنانچہ زبردست ردعمل ہوا۔ اس واقعے کے پس منظر میں والٹیئر نے پہلے ایک نظم Poem on the Lisbon Disaster اور پھر Candide کے نام سے ایک ناول لکھا۔ اس کا بنیادی پیغام یہ تھا کہ نئی دنیا میں مسیحیت کے پیش کردہ ایسے خدا کے تصور کی کوئی گنجائش نہیں جس کے نازل کردہ عذاب میں بے گناہ اور گناہگار بلاتفریق مارے جاتے ہیں۔

والے عذابوں کی غذا بن جانا تھا..... وہ عذاب جو اپنی بھوک مٹانے کے لیے پتھروں اور ان پتھر دلوں کے منتظر تھے۔ آج ان عذابوں کا 'یوم العید' تھا کہ ان کی ازلی بھوک مٹنے والی تھی۔ ان عذابوں کے خوف سے خدا کے یہ مجرم کسی پناہ کی تلاش میں بھاگتے پھر رہے تھے..... مگر اس میدانِ حشر میں کیسی پناہ اور کون سی عافیت۔ ہر جگہ آفت، مصیبت اور سختی تھی..... اور ان پتھر دل مجرموں کی ختم نہ ہونے والی بدبختی تھی۔

.....

خبر نہیں اس حال میں کتنے برس..... کتنی صدیاں گزر چکی ہیں۔ یہ حشر کا میدان اور قیامت کا دن ہے۔ نئی زندگی شروع ہو چکی ہے..... کبھی ختم نہ ہونے کے لیے۔ میں بھی حشر کے اس میدان میں گم سم کھڑا خالی آنکھوں سے سب کچھ دیکھ رہا ہوں۔ میرے سامنے ان گنت لوگ بھاگتے، دوڑتے، گرتے پڑتے چلے جا رہے ہیں۔ فضا میں شعلوں کے بھڑکنے کی آواز کے ساتھ لوگوں کے چیخنے چلانے، رونے پیٹنے اور آہ و زاری کی آوازیں گونج رہی ہیں۔ لوگ ایک دوسرے کو برا بھلا کہہ رہے ہیں، گالیاں دے رہے ہیں، لڑ جھگڑ رہے ہیں، الزام تراشی کر رہے ہیں، آپس میں گتھم گتھا ہیں۔

کوئی سر پکڑے بیٹھا ہے۔ کوئی منہ پر خاک ڈال رہا ہے۔ کوئی چہرہ چھپا رہا ہے۔ کوئی شرمندگی اٹھا رہا ہے۔ کوئی پتھروں سے سر ٹکرا رہا ہے۔ کوئی سینہ کوبی کر رہا ہے۔ کوئی خود کو کوس رہا ہے۔ کوئی اپنے ماں باپ، بیوی بچوں، دوستوں اور لیڈروں کو اپنی اس تباہی کا ذمہ دار ٹھہرا کر ان پر برس رہا ہے۔ ان سب کا مسئلہ ایک ہی ہے۔ قیامت کا دن آ گیا ہے اور ان کے پاس اس دن کی کوئی تیاری نہیں۔ اب یہ کسی دوسرے کو الزام دیں یا خود کو برا بھلا کہیں، ماتم کریں یا صبر کا دامن تھامیں، اب کچھ نہیں بدل سکتا۔ اب تو صرف انتظار ہے۔ کائنات کے مالک کے ظہور کا،

میں سردست صرف اتنی ہی رعایت مل رہی ہے۔ اس وقت کوتاہیاں معاف ہو رہی ہیں، جرائم نہیں۔ اور یہ کوتاہیاں جنھیں معمولی سمجھ کر توبہ نہیں کی گئی تھی بہرحال اسی طرح کی خواری کا سبب بنی ہیں جو تمھاری بیٹی لیلیٰ کو اٹھانی پڑی تھی۔ باقی جن لوگوں نے ہمہ وقت ایمان و عمل صالح اور توبہ اور اصلاح کا مستقل رویہ اختیار کیے رکھا وہ تو اول وقت ہی سے عافیت میں ہیں اور جن لوگوں نے مستقل نافرمانی اور بڑے گناہوں کی راہ اختیار کی وہ اس وقت بدترین سختی کا شکار ہیں۔"

یہ گفتگو کرتے ہوئے ہم ایک ایسی جگہ آ گئے جہاں فرشتے لوگوں کو آگے بڑھنے سے روک رہے تھے۔ صالح میرا ہاتھ تھامے ان کے قریب چلا گیا۔ اسے دیکھتے ہی فرشتوں نے راستہ چھوڑ دیا۔ ہم ذرا دور چلے تو ایک جھیل سی نظر آنے لگی۔ اسے دیکھتے ہی صالح بولا:

"یہی حوض کوثر ہے۔"

میں نے کہا:

"مگر یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو نہیں۔"

"وہ آگے کی طرف ہیں۔ ہم دوسری سمت سے داخل ہوئے ہیں۔ میں تمھیں اس کا تفصیلی مشاہدہ کرانا چاہ رہا تھا اسی لیے یہاں سے لایا ہوں۔"

صالح کی بات پر میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہ عام معنوں میں کوئی حوض نہیں ہے۔ میں نے قدرے تعجب کے ساتھ صالح سے کہا:

"یار یہ تو جھیل بلکہ شاید سمندر جتنا بڑا ہے جس کا دوسرا کنارہ مجھے نظر ہی نہیں آتا۔"

"ہاں یہ ایسا ہی ہے۔ تم دیکھ نہیں رہے کتنے سارے لوگ اس کے کنارے کھڑے پانی پی رہے ہیں۔ اگر کوئی چھوٹا موٹا حوض ہو تو فوراً ہی خالی ہو جائے گا۔"

اس نے ٹھیک کہا تھا۔ یہاں ہر جگہ بہت سارے لوگ موجود تھے۔